شیخ زاید بن سلطان آل نہیان کی پاکستان میں تعلیمی خدمات

پروفیسر ڈاکٹر جمیلہ شوکت

رب ذوالجلال کی اس وسیع و عریض کائنات میں، اس نفسانفسی اور مادیت کے دور میں ایسے اہل خیر اور صاحبِ دل موجود ہیں جن کا شیوہ ضرورتمندوں کی حاجت روائی اوراعانت ہے۔ایسے ہی گروہ کی ایک ممتاز شخصیت صدر متحدہ عرب امارات عالی جناب شیخ زاید بن سلطان آل نہیان کی تھی۔ وہ آج ہمارے درمیان نہیں لیکن ان کے شروع کیے گئے علمی و دینی ،طبی اور فلاحی منصوبے ان کے لیے صدقہ جاریہ ہیں۔امید ہے کہ ان شاء اللہ ان کے اخلاف نہ صرف ان کے لگائے پودوں کی آبیاری کرتے رہیں گے بلکہ رفاہی اور فلاحی کاموں کے سلسلے کو وسعت دیں گے۔

عزت مآب شیخ زایدؒ خصائل حمیدہ کے مالک تھے۔ان کے اوصاف جلیلہ میں ایک نمایاں وصف دکھی انسانیت کے ساتھ محبت و ہمدردی تھی جو رنگ و نسل، مذہب وملت اور ملک و وطن کی قیود سے ماوراء تھی۔انہوں نے دنیا کے مختلف علاقوں کے لاکھوں مصیبت زدگان کی مدد کے لیے ایسے اقدامات کیے جو اپنی مثال آپ ہیں۔دورافتادہ اور پسماندہ خطوں میں بسنے والی انسانیت کو قدرتی آفات اور بیماریوں سے بچانے کے لیے مستقل بنیادوں پر فلاحی ادارے قائم کیے۔ امدادی اور فلاحی کاموں کو منظم کرنے اور فعال بنانے کے لیے متعدد فلاحی تنظیمیں قائم کیں اور ان کے معاملات کو دیکھ بھال اور جانچ پرکھ کے لیے متعلقہ علاقوں کے قابلِ اعتماد افراد پر مشتمل بورڈز/کمیٹیاں قائم کیں۔

شیخ زایدؒ کو پاکستان سے بے پناہ محبت تھی اور اسے وہ اپنا دوسرا گھر سمجھتے تھے۔ پاکستان کے مختلف علاقوں بالخصوص جنوبی پنجاب اور بلوچستان میں صحت، تعلیم ،رہائش ،مواصلات اور قدرتی ماحول

کے تحفظ کے شعبوں میں عظیم الشان منصوبے اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

انہوں نے انسانوں کی فلاح و بہبود کے منصوبوں کے ساتھ ساتھ جنگلی جانوروں کے تحفظ کے لیے نہ صرف مختلف عالمی تنظیموں سے تعاون کیا بلکہ علیحدہ مستقل منصوبے بھی شروع کیے۔ ان کے لیے پناہ گاہیں اوران کی افزائش نسل اور بہتر ماحول کی فراہمی کے لیے ریسرچ سینٹر قائم کیے۔

شیخ زایدؒ کے جاری کردہ تمام منصوبے کرۂ ارض پر موجود ہر ذی روح مخلوق کے تحفظ اور بہتری کے لیے نہایت اہم ہیں۔

ان صفحات میں پاکستان کے تعلیمی منصوبوں اور اداروں پر اختصار کے ساتھ روشنی ڈالی جائے گی۔

شیخ زایدؒ نے آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کرتے ہوئے تعلیم کو سب سے زیادہ اہمیت دی۔ انہوں نے پاکستان کے مختلف علاقوں اور شہروں بالخصوص جنوبی پنجاب اور بلوچستان میں شاندار سکولوں، کالجوں اور فنی اداروں کا ایک سلسلہ قائم کیا۔ ان تعلیمی اداروں کی عالی شان اسلامی ثقافت کی آئینہ دار عمارتوں کے ساتھ ساتھ انہیں تعلیم و تدریس میں معاون جدید ساز و سامان سے آراستہ کلاس رومز، کمپیوٹر اور سائنس کی آلات سے مزین لیبارٹریاں بھی فراہم کیں۔ پاکستان کے قدیم و جدید دارالحکومت کراچی اور اسلام آباد میں عالمی معیار کے شیخ زاید انٹرنیشنل سکول تعمیر کرائے جو ان کے اعلیٰ ذوق اور عصری تقاضوں کے ادراک کا مظہر ہیں۔ انہوں نے پاکستان کے دور افتادہ اور پسماندہ علاقوں میں بسنے والے انسانوں کی علمی پیاس کو بجھانے کے لیے مدارس و مساجد کا ایک نیٹ ورک قائم کیا۔ سندھ اور بلوچستان کے دور دراز علاقے جہاں تعلیمی سہولتوں کا فقدان تھا اور عام انسان کے لیے تعلیم شجر ممنوعہ کی حیثیت رکھتی تھی شیخ زایدؒ نے وسائل سے محروم ان لوگوں کے بچوں کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کرنے کے لیے خوبصورت اور دیگر ضروری سامان سے لیس ہر سطح کے تعلیمی ادارے قائم کیے۔

شیخ مرحومؒ نے اس حقیقت کو بھی فراموش نہیں کیا کہ معاشرہ کی ترقی کا مدار عورتوں کی صحیح سمت میں تعلیم و تربیت پر ہے۔ انہوں نے اس مقصد کے حصول کے لیے بچیوں کے لیے علیحدہ ابتدائی تعلیمی اداروں کے علاوہ رحیم یار خان، بہاولپور اور ڈیرہ غازی خان میں ماڈل سکول اور کالج قائم کیے۔ گلگت،

تربت اور چترال بھی ان کی توجہ کا مرکز تھے اور یہاں بھی شاندار سکول قائم کیے۔

عالی جناب شیخ نے اپنے تعلیمی منصوبوں میں خصوصی بچوں کو فراموش نہیں کیا ان کے احساسِ محرومی دور کرنے اور معاشرہ کا فعال فرد بنانے کے لیے خصوصی سکول بھی قائم کیے۔

شیخ زایدؒ کے تعلیمی منصوبوں کا بنیادی ہدف اور مقصد شہریوں کو ایک اچھا انسان اور مسلمان بنانا تھا۔ اس بات کی تائید ان سکول و کالج کے نصاب ہیں، جن میں عصری علوم کے ساتھ ساتھ دینی علوم کو بنیادی اہمیت دی گئی ہے۔

ان کی شخصیت کا ایک اور پہلو جس کی طرف اشارہ کرنا نہایت ضروری ہے اور وہ یہ کہ انہوں نے ان تعلیمی اداروں کو محض تعمیر ہی نہیں کیا بلکہ ان کے روزمرہ کے ضروری اخراجات برداشت کرنے کی ذمہ داری بھی قبول کی۔ شیخ زایدؒ کی سماحت و سخاوت اور ضرورتمندوں کی ضرورت کے احساس کا ایک مظہر پاکستان کی مختلف جامعات میں بڑھنے والی طلبہ کی مالی اعانت ہے جو ہر سال باقاعدگی کے ساتھ دی جاتی ہے۔

عزت مآب شیخ زایدؒ کی علمی منصوبوں کی بات تشنہ رہے گی اگر پاکستان کے تین بڑے شہروں کراچی، لاہور اور پشاور میں قائم اعلیٰ تعلیمی ادارے شیخ زاید اسلامک سینٹرز کا ذکر نہ کیا جائے۔ یہ تین عظیم الشان اسلامی مراکز متعلقہ جامعات سے ملحق وسیع رقبے پر تعمیر کیے گئے ہیں ان کا ڈیزائن اسلامی ثقافت کا آئینہ دار ہے۔ ان مراکز کی تعمیر کا محرک شیخ زایدؒ کا اس حقیقت کا ادراک تھا کہ دنیا اب سمٹ کر گلوبل ولیج کی شکل اختیار کر چکی ہے اور اس صورت حال میں دنیا کی دیگر تہذیبوں اور تقاضوں سے مسلم امہ بے نیاز اور الگ تھلگ نہیں رہ سکتی۔ لہٰذا ایسے تدریسی اداروں کا قیام وقت کی اہم ضرورت ہے جن کے نصابات میں علوم اسلامیہ و عربی کو بنیادی حیثیت حاصل ہو لیکن وقت کی ضرورت اور تقاضوں کے پیش نظر عمرانی علوم اور کمپیوٹر سائنس کی تعلیم بھی لازمی مضمون کے طور پر شامل ہوں۔ وہ چاہتے تھے کہ ان مراکز سے فارغ التحصیل طلبہ علوم دینیہ کے ساتھ ساتھ عصری علوم سے مسلح ہوں تا کہ دین اسلام کا آفاقی پیغام مؤثر انداز میں اقوام عالم تک پہنچا سکیں اور نئے عالمی تناظر میں پیدا ہونے

والے مسائل کا حل قرآن وسنت کی روشنی میں پیش کرسکیں۔

شیخ مرحومؒ کے اس ہدف کے حصول کے لیے وزارتِ تعلیم پاکستان اور جامعہ پنجاب نے ایسے نصابات کی ترتیب کی کوشش کی جس میں علوم دینیہ کو بنیادی مقام دینے کے ساتھ ساتھ جدید علوم کو اس کا حصہ بنایا گیا۔

شیخ زاید اسلامی سینٹر پنجاب یونیورسٹی میں تدریس کا آغاز جنوری ۱۹۹۱ء سے ہوا۔ ابتدا میں صرف بی اے آنرز (تین سالہ) کا اجراء ہوا۔ اس وقت الحمدللہ اس مرکز میں بی آنرز کے علاوہ ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی کی کلاسیں کامیابی سے جاری ہیں۔ ایم فل اور پی ایچ ڈی کی سطح پر تحقیق کے لیے بالعموم ایسے عنوانات پر تحقیق کرائی جاتی ہے جو عصری ضرورتوں اور تقاضوں کے مطابق ہوں۔

اس مرکز میں تدریس وتحقیق کے علاوہ چیئرمین بورڈ آف گورنرز/ وائس چانسلر جامعہ پنجاب لاہور کی زیر سرپرستی دیگر علمی سرگرمیاں بھی جاری ہیں۔ مرکز باقاعدہ ایک علمی وتحقیقی مجلّہ شائع کرتا ہے جس میں پاکستان کے اعلیٰ تعلیمی اداروں کے اہل قلم کی کاوشوں کو شامل کیا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ بحمدللہ علمی وتحقیقی کتب کی اشاعت کا کام بھی جاری ہے۔ لاہور، جو تہذیب و ثقافت کے مرکز کے طور پر پہچانا جاتا ہے، کے اہل علم کے لیے وقتاً فوقتاً مختلف موضوعات پر سیمینار کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔

آخر میں شیخ زاید اسلامک سینٹر لاہور کے درج ذیل مستقبل کے تعلیمی وتحقیقی منصوبہ جات کا ذکر بے جا نہ ہوگا۔

- ☆ عصری ضرورتوں کے مطابق اسلام پر ایک ویب سائٹ کی تیاری
- ☆ تحقیقی وطباعتی کام کو بہتر بنانے کے لیے شعبہ تحقیق کا قیام
- ☆ اسلامی علمی میراث جو دنیا کی مختلف ذاتی وپبلک لائبریریوں میں موجود ہے، کو حاصل کر کے ان کی عالمی معیار کے مطابق طباعت کا اہتمام
- ☆ عالمی سطح پر علوم عمرانیات واسلامیہ سے متعلق مستشرقین کے علمی کام کا ناقدانہ جائزہ

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شیخ زاید بن سلطان آل نھیان کے اعمالِ حسنہ کو قبولیت بخشتے ہوئے ان کو اپنی رحمت سے سرفراز کرے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ان اداروں سے متعلق اہل علم کو ان کے مقاصد جلیلہ کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مطبوعات شیخ زاید اسلامک سینٹر

- ☆ قلائد الجمان لابن الشعار
  تحقیق وتعلیق: پروفیسر ڈاکٹر خورشید الحسن رضوی
- ☆ شرح اربعین النووی
  تحقیق وتعلیق: پروفیسر ڈاکٹر خالد علوی
- ☆ المنهاج السوی للسیوطی
  تحقیق وتعلیق: پروفیسر ڈاکٹر جمیلہ شوکت
- ☆ تحفۃ الطالبین لابن العطار
  تحقیق وتعلیق: پروفیسر ڈاکٹر جمیلہ شوکت
- ☆ قرآن وسنت - چند مباحث (جلد اول ودوم)
  پروفیسر حافظ احمد یار خاں
- ☆ مغربی تہذیب ایک معاصرانہ تجزیہ — پروفیسر ڈاکٹر جاوید اکبر انصاری
- ☆ عربی شاعری - ایک تعارف — پروفیسر ڈاکٹر خورشید الحسن رضوی
- ☆ پاکستان میں عربی زبان — پروفیسر ڈاکٹر مظہر معین
- ☆ نبی کریم ﷺ بحیثیت مثالی شوہر — پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی
- ☆ آئینہ کردار — پروفیسر ڈاکٹر زاہد منیر عامر
- ☆ همزیات عشر — پروفیسر ڈاکٹر صوفی ضیاء الحق
- ☆ مقالاتِ گیلانیؒ — مولانا مناظر احسن گیلانیؒ
- ☆ عصر حاضر میں اجتہاد اور اس کی قابل عمل صورتیں — سینٹر کی 20 سالہ تقریبات منعقدہ 2003ء کے موقع پر سیمینار میں پیش کردہ مقالات